ماہِ رمضان میں بہت سی عبادتیں اکٹھی کی گئی ہیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴؍ جولائی ۱۹۸۱ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

ماہ رمضان میں بہت سی عبادتیں خاص طور پر اکٹھی کی گئی ہیں۔ یہ مہینہ صرف روزے رکھنے کا مہینہ ہی نہیں بلکہ یہ مہینہ ہے نوافل کثرت سے پڑھنے کا، دعائیں کرنے کا یہ مہینہ ہے اپنے نفس پر ضبط کو مضبوط کرنے کا اور اہوائے نفس سے محفوظ رہنے کی کوشش کرنے کا اور یہ مہینہ ہے کثرت تلاوت قرآن کریم کا اور یہ مہینہ ہے کثرت سے مالی لحاظ سے انفاق فی سبیل اللہ کا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سال کے سارے مہینوں میں ہی بڑے ہی سخی تھے۔ آپ کی سخاوت کی مثال دنیا میں کہیں اور ملنی مشکل ہے لیکن ماہِ رمضان میں آپ کی سخاوت اپنے عروج تک پہنچی ہوئی ہوتی تھی جیسا کہ احادیث سے ہمیں پتا چلتا ہے۔

روزہ رکھنا، قرآن کریم کی تلاوت کرنا، اہوائے نفس سے بچنے کی کوشش کرنا، قرآن کریم کی تلاوت کرنا، خیرات کثرت سے دینا، انفاق فی سبیل اللہ کرنا، یہ ان سارے اعمال کا اعمال صالحہ سے تعلق ہے اور ایک ہے دعا کرنا۔ قرآن کریم نے تمام اعمال صالحہ کی بنیاد مقبول دعاؤں کے نتیجہ میں مقبول اعمال صالحہ پر رکھی ہے۔ اسلام کا یہ تصور نہیں کہ ظاہر میں تم اعمال صالحہ بجالانے والے ہوگے تو خدا تعالیٰ کے غضب اور عذاب سے بچ جاؤ گے۔ اسلام نے انسان کے سامنے یہ تصور پیش کیا ہے کہ اگر تمہارے اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہو جائیں گے۔ تو

تم اس کے غضب اور اس کے عذاب سے بچ جاؤ گے اور قرآن کریم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اعمالِ صالحہ کی قبولیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھکتے ہوئے اس سے دعائیں کریں اور اس کے فضل اور اس کی رحمت کو جذب کرنے والے ہوں۔ اس کے نتیجہ میں وہ جنہیں اعمال صالحہ کہا جاتا ہے، قبول ہو جاتے ہیں۔ تب انسان اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچ جاتا ہے۔ اس کے پیار کو حاصل کرنے لگتا ہے اور اس کی رضا کی جنتوں کا وارث بن جاتا ہے۔ اسی لئے جب یہ ساری عبادتیں جن کا تعلق اعمال صالحہ سے ہے وہ اپنے اختتام تک پہنچ رہی ہوتی ہیں یعنی اب جو تیسری تہائی تھی رمضان کی وہ آج شروع ہوگئی۔ اکیسواں روزہ ہے تو ان دنوں میں روزے تو رکھنے ہی ہیں روزے رکھنے والوں نے جن پر فرض ہوئے ہیں لیکن خاص طور پر زور دے دیا دعاؤں پر اور لیلۃ القدر جو دعاؤں کی قبولیت کا ایک وقت ہے اسے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ تر پانے والے آخری عشرہ میں پائیں گے اس میں اسے تلاش کرو۔ دعاؤں سے ہی تلاش کرنا ہے نا لیلۃ القدر کو کیونکہ اس کا تعلق دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ ہے۔ اس کا تعلق خیرات کی تقسیم کے ساتھ نہیں۔ اس کا تعلق انسان کی روح کا پانی کی طرح آستانہ الٰہی پر بہہ جانے کے ساتھ ہے۔

تو جہاں پہلے بیس دن رمضان کے بھی دعاؤں کے ہیں وہاں یہ دس دن آخری جو ہیں یہ خاص طور پر دعاؤں کے ہیں۔

قرآن کریم نے میں نے پچھلے چند ہفتوں میں ہی یہ بیان کیا ہے اب مختصر کروں گا۔ ایک تو یہ اعلان کیا۔ میرے ساتھ تعلق پیدا کرنا چاہتے ہو تو مجھے پانے کے لئے تمہیں راکٹ میں بیٹھ کے چاند پہ جانے کی ضرورت نہیں یا کسی اور ستارے یا ساتویں آسمان تک پہنچنے کی ضرورت نہیں۔ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ (البقرۃ:۱۸۷) میں تمہارے پاس ہوں لیکن پاس ہوتے ہوئے بھی دور ہوں۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرۃ:۱۸۷) جو مجھے اپنے پاس سمجھے گا مَیں تو پاس ہوں لیکن انسانوں میں سے جو مجھے اپنے پاس سمجھے گا اور پاس سمجھنے کے نتیجہ میں اس کی روح پر میری عظمت اور کبریائی جو ہے وہ سایہ ڈال رہی ہوگی اور میری عظمت اور کبریائی کی خشیت اس کے دل میں پیدا ہوگی اور میری صفات کو دیکھ کے وہ یہ

سمجھنے پر مجبور ہو جائے گا کہ خدا تعالیٰ سے مانگے بغیر میری زندگی ناکارہ ہے اور اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ وہ دعا کرے گا مجھ سے۔ مجھے پکارے گا میں اس کی دعا کو قبول کرلوں گا۔ اور دوسری طرف یہ کہا۔ اس میں تو ایک اصول بیان کیا نا کہ جو پکارے گا اس کی پکار کو میں قبول کروں گا۔ دوسری طرف یہ کہا کہ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ (الفرقان:۷۸) اب ہماری خدا تعالیٰ کو یہ ضرورت تو نہیں ہے کہ ہم مزدوری کریں اس کی اور فائدہ پہنچائیں اسے۔ اس نے مکان بنانے ہیں ہم راج اس کے جا کے راجگیری کریں اور مزدور اس کی مزدوری کریں تا کہ اس کو فائدہ پہنچے۔ یہ تو نہیں ہمارا اللہ۔ وہ تو كُنْ فَيَكُوْنُ (البقرة:۱۱۸) اس کی صفات کی بنیاد یہ ہے کہ ہر صفت کا جلوہ جو ہمارے وقت کا سیکنڈ ہے اس سے شاید کروڑویں حصہ میں ظاہر ہوتا اور وہ چیز بن جاتی ہے۔ تو قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي کس چیز کی پرواہ کا یہاں ذکر ہے۔ اعمال صالحہ کہ تمہارے اعمال صالحہ کو میں کیوں قبول کروں۔ اگر تم اس حقیقت سے ناآشنا ہو کہ تمہیں دعا کے ذریعہ میری رحمت کو جذب کرنا چاہیئے اس کے بغیر تمہارے اعمال جو ہیں وہ مقبول اعمال نہیں بن سکتے۔ آگے ہے فَقَدْ كَذَّبْتُمْ تم نے میری صفات کا انکار کر دیا۔ تم نے میری ہدایت پر چلنے سے انکار کر دیا۔ تمہارے اعمال جو تم بظاہر بے تحاشا پیسے خرچ کر کے علیحدہ دوسری جگہ ذکر آیا اس کا، مجھے خوش کرنا چاہتے ہو بالکل خوش نہیں کر سکتے۔ تمہارے اعمال مجھے خوش نہیں کر سکتے۔

جب تک تم دعاؤں کے ذریعہ سے میری رحمت کو جذب کر کے اپنے اعمال صالحہ کو اعمالِ مقبولہ نہ بنالو۔ یہ دو باتیں سمجھانے کے لئے رکھ رہا ہوں میں ایک آپ کے دائیں طرف اور ایک بائیں طرف۔

پھر فرمایا۔ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المؤمن:۶۱) حکم دیا ہے پھر۔ یعنی محض بندہ پر یہ کہہ کے بندہ پر یہ بات نہیں چھوڑی کہ دعا کرتا ہے یا نہیں۔ ایک طرف یہ کہا میں تمہارے قریب ہوں۔ مجھ سے ملنا چاہتے ہو دعائیں کرو۔ میں قبول کروں گا۔ دوسری طرف یہ کہا کہ تم مجھ سے میرا پیار حاصل کرنا چاہتے ہو اس لئے تم اعمال صالحہ بجالاتے ہو میری ہدایت کے مطابق جو قرآنی شریعت میں نازل ہوئی، نہیں قبول کروں گا جب تک کہ تم دعا کے ذریعہ سے میرے

فضل اور میری رحمت کو حاصل کر کے وہ ہزاروں لاکھوں رخنے اور سوراخ جو تمہارے اعمال میں ہوتے ہیں اور اس قابل نہیں چھوڑتے تمہارے اعمال کو کہ قبول کئے جائیں ان پر دعا کے ذریعہ سے میری مغفرت کی چادر نہ ڈالو۔ میں خود ہی چادر ڈالوں گا ان پر اگر دعا تمہاری قبول ہو جائے گی اور تمہارے اعمال کو اس قابل سمجھ لوں گا کہ میں انہیں قبول کر لوں لیکن یہ دونوں اپنی اپنی جگہ بیان ہیں، حکم نہیں۔ حکم یہ ہے اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ دعائیں کرو۔ میں دعاؤں کو قبول کروں گا۔

اور یہ دس دن جیسا کہ میں نے بتایا خاص طور پر دعاؤں پر زور دینے کے لئے ہیں کیونکہ ایک خاص سلسلہ اعمال صالحہ کا رمضان کے آخری دن ختم ہونے والا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے کہا ان دنوں میں خاص طور پر دعائیں کر کے میرے فضل کو اور میری رحمت کو اور میری مغفرت کو جذب کرو تا کہ جو تم نے اس مہینہ میں خاص طور پر کوشش کی ہے میرے پیار کو حاصل کرنے کی، اس میں تم کامیاب ہو جاؤ۔

یہ دس دن چونکہ خاص طور پر دعاؤں کے ہیں اس لئے دعا خود نیکیوں کا سرچشمہ بنتی ہے۔ یعنی ایک تو قبولیت ہے۔ دوسرے ہدایت کے نئے راستے اللہ تعالیٰ انسان پر کھولتا ہے دعا کے نتیجہ میں۔ یا بہت سی تکلیفیں ہیں۔ کمزوریاں ہیں، تکالیف ہیں، پریشانیاں ہیں، دکھ ہیں، گھبراہٹیں ہیں وہ دعاؤں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے۔

اس وقت جیسا کہ اخبار پڑھنے والے یا سننے والے جانتے ہیں امت مسلمہ انتہائی پریشانی کے ایام میں گزر رہی ہے۔ خانہ جنگیاں مسلم ممالک کے اندر۔ مسلم ممالک کی باہمی لڑائیاں اور اب یہ نظارہ پچھلے چند ہفتوں میں آ گیا کہ جس قوم کو اللہ تعالیٰ نے مغضوب علیھم کہا تھا۔ انہوں نے نوے سیکنڈ میں عراق کا جو ہری ری ایکٹر تھا اسے جا کے اڑا دیا۔ اور جس وقت وہ چھ سات سو میل واپس آئے ہیں اپنے گھر کو پہنچنے کے لئے تو صحیح یا غلط یورپین اخباروں نے امریکن اخباروں میں لکھا ہے کہ ڈرے ہوئے تھے کہ راستے میں مسلمان ممالک کی ہوائی طاقت جو ہے وہ روکے گی ہمارے جہازوں کو واپسی پر لیکن ایک جہاز بھی نہیں اٹھا ان کے مقابلہ میں۔ اور اب ظالمانہ، انتہائی ظالمانہ حملہ کر کے شہریوں کا جانی نقصان کر کے انہیں زخمی کر کے تکالیف پہنچا رہے ہیں ان

کے اموال کو تباہ کر رہے ہیں۔

بڑی کثرت سے دعائیں کریں کہ امت مسلمہ کی اصلاحِ حال کے سامان پیدا ہوں۔ رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۴۷۳) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً بھی یہ حکم ہوا ہے۔ یہ ہر قسم کی اصلاح اس میں شامل ہے۔ یہ بھی ہے۔ شماتت اعدا ہے۔ اپنی طاقتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے دیں اور بڑی دیں مسلمان کو۔ ان کو ضائع کر دینا ہے۔ صبر ہے یہ توکل ہے کامل خدا تعالیٰ پر۔ تو قرآن کریم نے تو کہا تھا کہ خدا تعالیٰ پر تم کامل ایمان رکھو تمہارے سارے کام میں کر دوں گا۔ میں ذمہ لیتا ہوں تو میری اور آپ کی کمزوریاں ہی ہیں نا جو ہمیں دکھ دینے والی ہیں۔

تو بہت کثرت سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کی ان پریشانیوں کو دور کرے اور ایسے سامان پیدا کرے کہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت نے جو ہدایت کی راہیں ہمیں بتائی تھیں ان پر امت مسلمہ چل کے اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والی ہو اور ایسے کام نہ کرنے والی ہو کہ جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا غضب بھڑکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے اور بچائے کہ اس کی توفیق کے بغیر دعا بھی صحیح طور پر نہیں ہو سکتی۔

تو دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ دعا کرنے کی آپ کو توفیق عطا کرے اور ایسی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو قبول کرلے۔ اور دعائیں کریں کہ ان دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے آپ وارث ہوں۔ اور وہ اعمال صالحہ جو لاکھوں رخنے اور کمزوریاں اپنے اندر رکھنے والے ہیں وہ مغفرت کی چادر میں لپٹ جائیں اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں مقبول ہو جائیں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا۔ صفیں درست کرلیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ نمازیں جمع ہوں گی۔

(از رجسٹر خطباتِ ناصر غیر مطبوعہ)